باب۔۵۸

طلاق

[الطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَإِمْسَاكٌ بِمَعْرُوفٍ أَوْ تَسْرِيحٌ بِإِحْسَانٍ،(البقرۃ:۲۲۹)]

[فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهُ مِن بَعْدُ حَتَّىٰ تَنكِحَ زَوْجًا غَيْرَهُ

فَإِن طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا أَن يَتَرَاجَعَا إِن ظَنَّا أَن يُقِيمَا حُدُودَ اللَّـهِ،(البقرۃ:۲۳۰)]

[وَآتُوا النِّسَاءَ صَدُقَاتِهِنَّ نِحْلَةً،(النساء:۴)]

حدیث۴۸۹۹: میں نے اپنی بیوی کو دور رسالت مآبؐ میں بحالت حیض طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ اس کو رجوع کرنے کا حکم دو، پھر اس کو روکے رکھے یہاں تک کہ وہ پاک ہو جائے۔ پھر حیض آئے پھر پاک ہو جائے۔ اس کے بعد اگر چاہے تو اپنے پاس رہنے دے یا صحبت کرنے سے پہلے طلاق دے۔ یہی وہ صورت ہے جس کے لیے عورتوں کو طلاق دیے جانے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہے۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۴۹۰۰: میں نے اپنی بیوی کو رسول اکرمؐ کے دور میں بحالت حیض طلاق دے دی۔ حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے اس بارے میں دریافت کیا، تو آپؐ نے فرمایا کہ وہ پہلے اس کو رجوع کرلے۔ سوال کیا گیا کہ کیا یہ طلاق شمار کی جائے گی؟ حضورؐ نے فرمایا کیوں نہیں۔ راوی: عبداللہ بن عمرؓ۔

حدیث۴۹۰۱: میں نے زہریؒ سے پوچھا کہ وہ کون (خاتون) ہیں جنھوں نے نبی معظمؐ سے پناہ مانگی تھی؟ انھوں نے کہا کہ مجھ سے عروہؓ نے اور انھوں نے حضرت عائشہؓ سے نقل کیا ہے کہ جون کی بیٹی جب آنحضرتؐ کے پاس لائی گئی اور آپؐ اس کے قریب پہنچے تو اس نے کہا "میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں"۔ حضورؐ نے اس سے فرمایا، "تو نے بہت بڑی پناہ مانگی ہے، اس لیے تو اپنے رشتہ داروں میں چلی جا"۔ راوی: اوزاعیؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۹۰۲،۴۹۰۳: ہم نبی اکرمؐ کے ساتھ ایک باغ میں پہنچے۔ وہاں جونیہ لائی گئی جس کے ساتھ ایک نگرانی کرنے والی دایہ تھی۔ آپؐ اس کے قریب پہنچے تو اس نے کہا "میں تجھ سے اللہ کی پناہ مانگتی ہوں"۔ حضورؐ نے اس سے فرمایا، "تو نے ایسی ذات کی پناہ مانگی ہے جس کی پناہ مانگی جاتی ہے"۔ پھر حضورؐ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ اے ابو اسید! اس کو دو رازقی کپڑے پہنا کر اس کے گھر والوں کے پاس پہنچا دو۔ راویان: ابو اسیدؓ اور عباس بن سھلؓ۔

حدیث ۴۹۰۴: میں نے ابن عمرؓ سے پوچھا کہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دے دی (اس کا کیا حکم ہے)؟ انھوں نے کہا، "کیا تو ابن عمر کو جانتا ہے؟ انھوں نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں طلاق دی تھی۔ جب وہ حضرت عمرؓ کی خدمت میں پہنچے تو انھوں نے حکم دیا کہ پہلے تُو رجوع کرلے اور جب وہ پاک ہو جائے اور طلاق دینا چاہے تو پھر اسے طلاق دے"۔ راوی: یونس بن جبیرؓ۔

حدیث ۴۹۰۵: عویمر عجلانیؓ، عاصم انصاریؓ کے پاس آئے اور پوچھا کہ "بتاؤ اگر کوئی شخص اپنی بیوی کے پاس کسی مرد کو پائے اور اگر وہ اس کو قتل کردے تو تم اسے قصاص میں قتل کر دیتے ہو، پھر وہ کیا کرے"؟ عاصمؓ نبی اکرمؐ کی خدمت میں پہنچے اور عویمرؓ کا یہ سوال پوچھا۔ آپؐ نے ایسے سوال اٹھائے جانے کو برا اور معیوب جانا۔ چناں چہ عویمرؓ خود آنحضورؐ کی خدمت میں پہنچے اور انھوں نے بہ اصرار اس سوال کا جواب چاہا۔ رسول مکرمؐ نے فرمایا، "تمھارے اور تمھاری بیوی کے متعلق اللہ کا حکم نازل ہو چکا ہے، جاؤ اور اس کو لے کر آؤ"۔ دونوں نے پہلے لعان کیا۔ اس کے بعد عویمرؓ نے کہا "یارسول اللہ! اگر میں اس کو روک لوں تو میں جھوٹا ہو جاؤں گا"۔ چناں چہ انھوں نے آپؐ کے حکم فرمانے سے پہلے ہی اس کو تین طلاقیں دے دیں۔ راوی: سھل بن سعد ساعدیؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹)۔

حدیث ۴۹۰۶: رفاع قرظیؓ کی بیوی آنحضرتؐ کی خدمت میں پہنچی اور عرض کیا کہ اے نبی مکرمؐ! رفاع نے مجھے طلاق دے دی اور طلاقِ بتہ (یعنی پختہ) دی۔ اس کے بعد میں نے عبدالرحمٰن بن زبیر قرظیؓ سے نکاح کیا لیکن وہ نامرد نکلا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ شاید تُو پھر سے رفاع کے پاس جانا چاہتی ہے۔ لیکن ایسا نہیں ہو سکتا جب تک کہ وہ تجھ سے اور تو اس سے لطف اندوز نہ ہو لیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۰۷: ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی۔ اُس عورت نے دوسرا نکاح کر لیا۔ پھر اس نے بھی طلاق دے دی۔ تو آنحضرتؐ سے اس کے متعلق دریافت کیا گیا کہ کیا وہ پہلے شوہر کے لیے حلال ہے؟ آپؐ نے فرمایا، نہیں جب تک کہ اس کا شوہر اس سے لطف اندوز نہ ہو لے جس طرح پہلا شوہر لطف اندوز ہوا تھا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۰۸: ہمیں (بہ حیثیت زوج آپؐ کے ساتھ رہنے یا نہ رہنے کا) رسول مکرمؐ نے اختیار دیا تو ہم (سب ازواج مطہرات) نے اللہ اور اس کے رسول کو اختیار کیا۔ لیکن آپؐ نے ہمارے اس اختیار کو طلاق نہیں شمار کیا۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۰۹: میں نے حضرتہ عائشہؓ سے اختیار کے متعلق پوچھا تو انھوں نے کہا کہ ہم کو رسول اللہ نے اختیار دے دیا تھا، تو کیا وہ طلاق ہو گئی؟ میں نے کہا، مجھے کوئی پرواہ نہیں کہ میں اس کو ایک بار یا سو بار اختیار دوں جب کہ وہ مجھے اختیار کر لے۔ راوی: مسروقؒ۔

حدیث ۴۹۱۰: (دوسرا نکاح ہونے کی صورت میں شوہر اور بیوی کا جماع سے گذرنا ضروری ہے تب ہی وہ نکاح شمار ہوگا): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں اوپر کی احادیث ۴۹۰۶ اور ۴۹۰۷۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۱۱: (نبی اکرمؐ شہد اور میٹھی چیزیں پسند فرماتے تھے۔ حضورؐ کے شہد پینے سے متعلق ایک دلچسپ واقعہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۵۷۰۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۱۲: جب کوئی شخص اپنی بیوی کو اپنے اوپر حرام قرار دے تو یہ کچھ بھی نہیں ہے (لغو بات ہے)۔ تمھارے لیے اللہ کے رسول میں عمدہ نمونہ ہے۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۹۱۳: (حضورؐ کے شہد پینے سے متعلق ایک دلچسپ اور اہم واقعہ): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۵۷۰۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۱۴: آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے میری امت کے لیے اُن خیالات کو معاف کر دیا جو ان کے دلوں میں پیدا ہوں، جب تک کہ وہ اس کے مطابق عمل نہ کریں یا کلام نہ کریں۔۔۔ (چناں چہ) قتادہؒ نے کہا کہ کوئی شخص اپنے دل میں طلاق دے دے تو وہ کچھ نہیں۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۱۵، ۴۹۱۶: بنی اسلم کا ایک شخص حضورؐ کے پاس پہنچا اور کہا کہ میں نے زنا کیا ہے۔ آپؐ نے منہ پھیر لیا۔ اس نے سامنے جا کر پھر سے یہ بات دہرائی اور اس طرح چار بار ہوا۔ آنحضرتؐ

Siddiqui Publications

نے فرمایا، تُو دیوانہ ہو گیا ہے اور پھر پوچھا کیا تُو شادی شدہ ہے؟ اس نے جواب دیا، جی ہاں۔ نبی مکرمؐ نے حکم فرمایا کہ اس کو عید گاہ میں سنگسار کر دیا جائے۔ جب اسے پتھر لگنے لگے تو وہ بھاگ پڑا، مگر اسے پکڑ کر پھر سنگسار کیا گیا یہاں تک کہ اس کی موت واقع ہو گئی۔ راویان: جابرؓ اور ابو ہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۱۷ تا ۴۹۲۰: ثابت بن قیسؓ کی بیوی آنحضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کیا۔ یارسول اللہ! میں ثابت بن قیسؓ سے کسی بُری عادت یا دین داری کی وجہ سے ناراض نہیں ہوں، لیکن میں حالت اسلام میں ناشکری نہیں کرنا چاہتی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، کیا تُو اس کا باغ اس کو واپس کرنے کے لیے تیار ہے۔ اس نے کہا، جی ہاں۔ آنحضورؐ نے ثابت بن قیسؓ سے فرمایا، اس سے باغ وصول کر لو اور اس کو ایک طلاق دے دو۔ راویان: ابن عباسؓ اور عبد اللہ بن ابی اوفیٰؓ کی بہن (جمیلہ)۔

حدیث ۴۹۲۱: نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ بنی مغیرہ مجھ سے اجازت چاہتے ہیں کہ وہ اپنی بیٹی حضرت علیؓ کے نکاح میں دے دیں۔۔۔ لیکن میں اس کی اجازت نہیں دے سکتا۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۴۹۲۲: (حضرت عائشہؓ کی لونڈی) بریرہؓ جب آزاد کی گئی تھیں تو اس سے تین احکامات کا علم ہوا۔ (۱) بریرہؓ کے آزاد کرنے پر انھیں شوہر کے متعلق اختیار دیا گیا۔ (۲) حق ولاء آزاد کرنے والے کا ہوتا ہے۔ (۳) بریرہؓ کو صدقے کا گوشت ملا تھا جس سے ہانڈی تیار کی گئی تھی، لیکن جب حضور کے سامنے صرف شوربہ پیش ہوا تو فرمایا، گوشت بریرہ کے لیے صدقہ ہے اور ہمارے لیے ہدیہ۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۷۵۲ اور دیکھیں احادیث ۱۴۰۴، ۲۳۷۰، ۲۳۹۲ تا ۲۳۹۶ اور ۲۴۰۸)۔

حدیث ۴۹۲۳ تا ۴۹۲۶: بریرہؓ کا خاوند ایک سیاہ غلام تھا۔ اس کا نام مغیث تھا۔ میں اسے دیکھ رہا ہوں کہ وہ مدینہ کی گلیوں میں اس کے پیچھے پیچھے روتا ہوا پھر رہا ہے۔ (اور آخری حدیث میں ہے کہ) آنسو اس کی داڑھی پر گر رہے ہیں۔ حضورؐ نے مجھ سے فرمایا، اے عباس! کیا تمھیں بریرہ سے مغیث کی محبت اور بریرہ کی مغیث سے عداوت پر تعجب نہیں ہوتا۔ پھر آنحضرتؐ نے بریرہ سے فرمایا، کاش تُو اسے لَوٹا لے، یعنی رجوع کر لے۔ بریرہ نے کہا یارسول اللہ! کیا یہ آپ کا حکم ہے؟ حضورؐ نے فرمایا، نہیں، بلکہ میں تو صرف سفارش کر رہا ہوں۔ بریرہ نے کہا، "تو پھر مجھے اس کی ضرورت نہیں"۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۹۲۷ اور ۴۹۲۸: بریرہؓ جب آزاد کی گئی تھیں تو اس سے تین احکامات کا علم ہوا: یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں گذشتہ حدیث ۴۹۲۲۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۲۹: ابن عمرؓ سے جب نصرانی اور بیوہ عورت سے نکاح سے متعلق پوچھا جاتا تو وہ کہتے کہ اللہ نے مسلمانوں پر مشرک عورتیں حرام قرار دی ہیں۔ اور شرک کی بات اس سے بڑھ کر میں نہیں جانتا کہ کوئی عورت حضرت عیسیٰؑ کو اپنا رب کہے، حالاں کہ وہ اللہ کے ایک بندے ہیں۔ راوی: نافعؒ۔

حدیث ۴۹۳۰: نبی اکرمؐ کے ساتھ مشرکین کی دو جماعتیں تھیں۔ اول حربی مشرک، کہ آپ ان سے اور وہ آپ سے جنگ کرتے تھے۔ دوسرے معاہد مشرک، کہ نہ تو آپ ان سے اور نہ ہی وہ آپ سے جنگ کرتے تھے۔ اور اگر کوئی حربی عورت (مسلمان ہو کر) ہجرت کر کے آجاتی تو اس وقت تک اس کے پاس پیغام نکاح نہ بھیجتے جب تک کہ اسے حیض نہ آجائے اور وہ پاک نہ ہوجائے۔ جب وہ پاک ہو جاتی تو پھر اس سے نکاح جائز ہوتا۔ اور اگر اس کا شوہر بھی پہلے سے ہی ہجرت کر کے آیا ہوا ہوتا تو وہ عورت اپنے شوہر کو واپس کر دی جاتی۔ اگر ان کا کوئی غلام یا لونڈی ہجرت کر کے آتے تو وہ دونوں آزاد ہو جاتے اور ان کو بھی وہی حق ہوتا جو مہاجرین کے لیے ہوتا۔۔۔ پھر معاہد کا ذکر مجاہد کی طرح کیا۔ اگر معاہد کی لونڈی یا غلام ہجرت کر کے آتے تو انھیں واپس نہیں کیا جاتا بلکہ ان کی قیمتیں دی جاتیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۹۳۱: جب مومن عورتیں ہجرت کر کے آتیں تو رسول مکرمؐ، اللہ تعالیٰ کے حکم کی بنا پر ان کا امتحان لیا کرتے تھے۔ اور جب یہ عورتیں آزمائش میں پوری اترتی ہوئی سمجھی جاتیں تو پھر آنحضرتؐ ان سے فرماتے کہ "جاؤ میں تم لوگوں سے بیعت لے چکا"۔ اس بیعت کے موقع پر حضورؐ کا ہاتھ کسی عورت سے مَس نہ ہوا۔ آپؐ صرف گفتگو کے ذریعے بیعت لیتے۔ راوی: حضرتہ عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۳۲: رسول معظمؐ نے اپنی بیویوں کے پاس نہ جانے کی قسم کھائی۔ اس وقت آپ کے پاؤں میں موچ آگئی تھی۔ آپؐ ۲۹ دن تک اپنے بالا خانے میں مقیم رہے۔ پھر اُترے تو لوگوں نے عرض کیا کہ آپ نے تو ایک ماہ کے لیے قسم کھائی تھی۔ اس پر حضورؐ نے فرمایا، "مہینہ ۲۹ دن کا بھی تو ہوتا ہے"۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۶۹ اور ۴۸۴۰)۔

حدیث ۴۹۳۳: ابن عمرؓ کا کہنا ہے کہ ایلاء، جس کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا ہے، اس مدت کے گزرنے کے بعد کسی کے لیے حلال نہیں، مگر یہ کہ قاعدے کے مطابق روک لے یا طلاق کا ارادہ کرے۔ (اور انھوں نے کہا) جب چار ماہ گذر جائیں تو انتظار کیا جائے گا یہاں تک کہ وہ اس کو طلاق دے دے۔ جب تک وہ اس کو طلاق نہ دے، طلاق نہیں ہوگی۔ (اور کہا) حضرت عائشہؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ، ابو درداءؓ اور رسول اکرمؐ کے بارہ صحابہؓ سے اسی طرح منقول ہے۔ راوی: نافعؓ۔

حدیث ۴۹۳۴: نبی مکرمؐ سے کھوئی ہوئی بکری سے متعلق پوچھا گیا تو آپؐ نے فرمایا، "اسے پکڑ لو، اس لیے کہ وہ تمھاری، تمھارے کسی بھائی کی یا بھیڑیے کی ہے"۔ اور جب اونٹ سے متعلق پوچھا گیا تو حضورؐ غضبناک ہو گئے اور فرمایا، "تجھے اس سے کیا سروکار، اونٹ کے ساتھ اس کا دانہ پانی موجود ہے، وہ کھائے گا پیے گا یہاں تک کہ وہ اپنے مالک سے مل جائے گا"۔ اور جب اللّقطة (یعنی زمین پر پڑی ہوئی چیز) کے بارے میں دریافت کیا گیا تو فرمایا، "اس کی تھیلی اور اس کا سر بندھن پہچان لے اور اس کو ایک سال تک مشتہر کرتا رہے۔ اگر کوئی آئے تو خیر ورنہ اس کو اپنے مال کے ساتھ ملا لے"۔ راوی: یزیدؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۲۱۷ اور ۲۲۶۷)۔

حدیث ۴۹۳۵: نبی اکرمؐ نے اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا۔ آپؐ جب بھی رکن کے پاس آتے تو اس کی طرف اشارہ کرتے اور تکبیر کہتے۔۔۔ حضرت زینبؓ فرماتی ہیں کہ آنحضورؐ نے عقد انامل میں ۹۰ کی شکل کی طرح اپنے انگوٹھے کو موڑا اور فرمایا کہ یاجوج ماجوج کے دروازے کھل گئے ہیں۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۹۳۶: ابو القاسم (محمدؐ) نے فرمایا جمعہ کے دن ایک ایسی گھڑی ہوتی ہے کہ مسلمان اس وقت کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے اور اللہ سے کوئی بھلائی کی دعا کرتا ہے تو اللہ اسے عطا فرما دیتا ہے، اور اپنے ہاتھ کے اشارے کے ساتھ فرمایا کہ ایسے لوگوں کی قلت ہے۔۔۔ انس بن مالکؓ کہتے ہیں کہ زمانۂ رسالت میں ایک یہودی نے ایک لڑکی پر ظلم کیا، زیور چھین لیا اور پھر اس کا سر کچل ڈالا۔ لڑکی ابھی آخری سانسیں لے رہی تھی کہ اسے حضورؐ کی خدمت میں پیش کیا گیا۔ آپؐ نے اس لڑکی کے سامنے مختلف نام لے کر قاتل کی پہچان کروالی۔ پھر اس یہودی کا سر دو پتھروں کے درمیان رکھ کر کچل دیا گیا۔ راوی: ابو ہریرہؓ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۹۳۷: ارشادِ نبویؐ ہے کہ فتنہ مشرق کی طرف سے آئے گا۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۰۶۱ تا ۴۰۶۴)۔

حدیث ۴۹۳۸: ہم (رمضان کے دنوں میں) رسول اللہ کے ہمراہ ایک سفر میں تھے۔ جوں ہی سورج غروب ہونے لگا تو آپؐ نے لوگوں کو سواری سے اتر کر ستو گھولنے کا تین بار حکم فرمایا۔ پھر ہاتھ سے مشرق کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا، "جب تم رات کو اس طرف سے آتا دیکھو تو سمجھو کہ روزہ افطار کرنے کا وقت ہو گیا ہے"۔ راوی: عبداللہ بن ابی اوفیؓ۔

حدیث ۴۹۳۹: آنحضورؐ نے فرمایا کہ بلالؓ کی اذان تم میں سے کسی کو سحری کھانے سے نہ روکے۔ اس لیے کہ وہ اذان دیتا ہے کہ تم میں شب بیداری کرنے والا آرام کر لے۔ یہ مقصد نہیں ہوتا کہ صبح ہو گئی ہے۔ اور پھر دونوں ہاتھوں کو لمبا کر کے اور دونوں طرف پھیلاتے ہوئے فرمایا کہ صبح صادق کی روشنی اس طرح ہوتی ہے۔۔۔ نبی مکرمؐ نے فرمایا کہ سخی اور کنجوس کی مثال ان دو آدمیوں کی سی ہے جو لوہے کی زرہ اس طرح پہنے ہوئے ہوں کہ چھاتیوں سے ہنسلی تک ہوں۔ سخی جب خرچ کرتا ہے تو اس کی زرہ ڈھیلی اور دراز ہو جاتی ہے اور اس حد تک کشادہ ہو جاتی ہے کہ انگلیوں کے پورے چھپ جاتے ہیں۔ لیکن بخیل جب بھی خرچ کا ارادہ کرتا ہے تو اس کی زرہ کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر چپکا رہتا ہے۔ وہ اسے کشادہ کرنا چاہتا ہے لیکن اس کے حلق کی طرح کشادہ نہیں ہوتا۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۴۹۴۰: رسول اکرمؐ نے فرمایا کہ میں تمھیں انصار کے گھروں میں سے سب سے اچھا گھر نہ بتا دوں؟ لوگوں نے عرض کیا، کیوں نہیں۔ حضورؐ نے فرمایا، بنو نجار، پھر بنو عبد الاشہل، پھر بنو حارث، پھر بنو خزرج، پھر بنو ساعدہ۔ اور پھر فرمایا، انصار کے تمام گھروں میں خیر ہے۔ راوی: انس بن مالکؓ۔ (دیکھیں حدیث ۳۵۲۵، ۳۵۲۴)۔

حدیث ۴۹۴۱: ارشادِ نبیؐ ہے کہ میں ایسے وقت میں بھیجا گیا ہوں کہ مجھ میں اور قیامت میں (شہادت اور درمیانی انگلی ملاتے ہوئے فرمایا کہ) اتنا فاصلہ ہے۔ راوی: سہل بن ساعدیؓ۔

حدیث ۴۹۴۲: حضورؐ کا فرمانا ہے کہ مہینہ ۳۰ دنوں کا ہوتا ہے اور ۲۹ دنوں کا بھی۔ راوی: ابن عمرؓ۔

حدیث ۴۹۴۳: رسول مکرمؐ نے یمن کی طرف اشارہ کرتے ہوئے دو بار فرمایا کہ ایمان اس جگہ ہے۔ اور قساوتِ قلبی یعنی قوم کی سختی قبیلے ربیعہ و مضر میں ہے۔ راوی: ابو مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۰۶۱ تا ۴۰۶۴)۔

حدیث ۴۹۴۴: فرمانِ نبیؐ ہے کہ میں اور یتیم کی پرورش کرنے والا دونوں جنت میں (شہادت اور درمیانی انگلیاں تھوڑی سی کشادہ اٹھاتے ہوئے فرمایا کہ) اس طرح ہوں گے۔ راوی: سہلؓ۔

Sidqui Publications

حدیث ۴۹۴۵: ایک شخص نبی مکرمؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا، یارسول اللہ! میرے ہاں سیاہ فام لڑکا پیدا ہوا ہے۔ حضورؐ نے اس سے سوال کیا کہ کیا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ کہا، جی ہاں۔ پوچھا، وہ کس رنگ کے ہیں؟ کہا، جی سرخ۔ پوچھا، کیا ان میں کوئی سفیدی مائل سیاہ بھی ہے؟ کہا، جی ہاں۔ فرمایا، ایسا کیوں کر ہوا؟ کہا، شاید کسی رگ نے اس کو کھینچا ہو۔ فرمایا، اسی طرح ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی ہوا ہو۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث ۴۹۴۶: ایک شخص نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ وہ جب آنحضرتؐ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے اس بارے میں دونوں سے حلف لیا۔ پھر ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی۔ راوی: عبداللہؓ۔

حدیث ۴۹۴۷: ہلال بن امیہؓ نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ وہ جب حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو فرمایا، "تم میں سے ایک جھوٹا ہے اس لیے بتا دو کہ کون توبہ کرے گا؟ اس پر بیوی نے توبہ کر لی۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۹۴۸ تا ۴۹۵۲: (مرد نے اپنی بیوی کے پاس کسی دوسرے شخص کو دیکھے جانے سے متعلق سوال کیا۔ رسول مکرمؐ نے پہلے ان سے لعان کروایا۔ اور فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم دونوں سے حساب لے گا۔ یقیناً تم دونوں میں سے کوئی ایک جھوٹا ہے۔ نتیجتاً دونوں کے درمیان تفریق بھی کروای گئی): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹ اور حدیث ۴۹۰۵۔ راویان: عاصم بن عدی انصاریؓ، سھل بن سعد ساعدیؓ، جریج ابن شہابؒ،، ابن عباسؓ اور سعید بن جبیرؒ۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۹۵۳ تا ۴۹۵۵: مرد نے اپنی بیوی پر تہمت لگائی۔ وہ جب آنحضرتؐ کے پاس پہنچے تو آپؐ نے دونوں سے حلف لیا، پھر ان دونوں کے درمیان تفریق کرا دی۔ بیوی حاملہ تھی تو بچہ اس کے حوالے کر دیا گیا۔ راوی: ابن عمرؓ۔ (دیکھیں اوپر کی حدیث ۴۹۴۶)۔

حدیث ۴۹۵۶: (میاں بیوی کے درمیان لعان کروانے اور پھر ان کے درمیان علاحدگی کروانے سے متعلق): یہ مکرر حدیث ہے۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹ اور حدیث ۴۹۰۵۔ راوی: ابن عباسؓ۔

حدیث ۴۹۵۷، ۴۹۵۸: رفاع قرظیؓ کی بیوی نے طلاق کے بعد دوسرے مرد سے نکاح کیا لیکن وہ نامرد نکلا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ تُو کسی اور سے اس وقت تک نکاح نہیں کر سکتی جب تک کہ وہ تجھ سے اور تُو اس سے لطف اندوز نہ ہو لیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۴۹۰۶)۔

حدیث ۴۹۵۹: بنی اسلم کی ایک عورت جس کا نام سبیعہ تھا اس کا شوہر اس کو حاملہ چھوڑ کر مر گیا۔ اس نے پہلے آخر الاجلین کی عدت کاٹی پھر دس روز مزید رکی رہی تا کہ اسے بچہ ہو جائے۔

پھر وہ عورت آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور دوسرے نکاح کی خواہش کی۔ آپؐ نے فرمایا، "تُو نکاح کرلے"۔ راوی: زینت بنت امّ سلمہؓ۔

حدیث ۴۹۶۰: میں نے ابن ارقمؓ کو لکھ بھیجا کہ سبیعہ اسلمیہؓ سے دریافت کریں کہ ان کو نبی اکرمؐ نے دوسرے نکاح کا کس طرح فتویٰ دیا تھا۔ انھوں نے بتایا کہ جب میں بچہ جَن لوں تو نکاح کرلوں۔ راوی: عبداللہ بن مسعودؓ۔

حدیث ۴۹۶۱: سبیعہ اسلمیہؓ کو اپنے شوہر کے انتقال کے بعد جب حیض آیا تو انھیں حضورؐ سے دوسرے نکاح کی اجازت ملی اور انھوں نے نکاح کرلیا۔ راوی: مسور بن مخرمہؓ۔

حدیث ۴۹۶۲: عبدالرحمٰن بن قاسمؓ اپنے والد سے راویت کرتے ہیں کہ (جن کا کہنا ہے کہ) فاطمہؓ کو یہ کیا ہو گیا ہے کہ جو کہتی ہیں کہ طلاق والی عورت نہ نفقہ کی اور نہ رہنے کی جگہ کی مستحق ہے! راوی: حضرت عائشہؓ۔

حدیث ۴۹۶۳ تا ۴۹۶۵: یحیٰی بن سعیدؓ نے عبدالرحمٰن بن حکمؓ کی بیٹی کو طلاق دی تو عبدالرحمٰن لڑکی کو اپنے گھر لے آئے۔ حضرت عائشہؓ نے مروان بن حکمؓ، گورنر مدینہ، کو کہلا بھیجا کہ اپنے بھائی سے کہو کہ وہ اللہ سے ڈرے اور اپنی بیٹی کو اپنے گھر روانہ کردے۔ مروانؓ نے جواب دیا کہ میرا بھائی اس پر راضی نہیں۔ (دوسری حدیث میں قاسمؓ کی روایت کے مطابق) مروانؓ نے حضرت عائشہؓ کو فاطمہ بنت قیسؓ کا واقعہ یاد دلایا۔ حضرت عائشہؓ نے کہا وہ واقعہ مختلف تھا اور اِس کے لیے حجت نہیں بن سکتا۔ اور فرمایا کہ فاطمہ ایک ایسے مکان میں رہتی تھی جس کے اطراف سے اسے ڈر لگتا تھا۔ اسی وجہ سے حضورؐ نے اسے اجازت دی تھی۔ (تیسری حدیث میں عروہؓ کہتے ہیں کہ) تاہم حضرت عائشہؓ، فاطمہ کے بیان کے حق میں نہ تھیں۔ راویان: قاسم بن محمدؓ اور سلیمان بن یسارؓ۔

حدیث ۴۹۶۶: جب نبی مکرمؐ نے حج سے واپسی کا ارادہ کیا تو اس وقت صفیہؓ اپنے خیمے کے دروازے پر (حیض کے سبب) غمگین کھڑی تھیں۔ حضورؐ کو معلوم ہوا تو فکر ہوگئی کہ اب تو رکنا پڑے گا۔ آپؐ نے صفیہؓ سے پوچھا، کیا تم نے نحر (یعنی قربانی) کے دن تمام ارکان ادا کر لیے تھے؟ انھوں نے کہا، جی ہاں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا، اب واپس چل پڑنے میں کوئی ہرج نہیں۔ راوی: حضرت عائشہؓ۔ (دیکھیں حدیث ۱۶۲۶)۔

Siddiqui Publications

حدیث ۴۹۶۷،۴۹۶۸: معقل بن یسارؓ کی بہن، جس شخص کے نکاح میں تھی اس نے انھیں (صرف) ایک طلاق دی۔ وہ اُس سے علاحدہ رہا یہاں تک کہ عدت کے دن بھی گذر گئے۔ پھر اس نے دوبارہ نکاح کا پیغام بھیجا۔ معقلؓ اس بات کے لیے بالکل بھی راضی نہ ہوئے۔ تو یہ آیت نازل ہوئی وَإِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَلَا تَعْضُلُوهُنَّ أَن يَنكِحْنَ أَزْوَاجَهُنَّ إِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُم بِالْمَعْرُوفِ [یعنی اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور وہ ختم مدت کو پہنچیں تو تم ان کو نہ روکو کہ اپنے شوہر سے نکاح کرلیں، بہ شرط یہ کہ ان میں باہمی رضامندی ہو، (البقرۃ: ۲۳۲)۔ حضورؐ نے معقلؓ کو بلوایا اور یہ آیت پڑھی۔ اس کے بعد وہ اپنی ضد سے باز آگئے اور اللہ کے حکم کے تابع ہوگئے۔ راوی: حسنؓ۔

حدیث ۴۹۶۹،۴۹۷۰: ابن عمرؓ نے اپنی بیوی کو حیض کی حالت میں ایک طلاق دی تو آنحضرتؐ نے انھیں حکم دیا کہ رجوع کرلے، پھر اس کے پاک ہونے تک اسے روکے رکھ، پھر اسے دوسرا حیض آجائے اور اس سے بھی وہ پاک ہوجائے، اور اگر پھر طلاق دینا چاہے تو طلاق دے دے لیکن صحبت سے پہلے۔ یہی وہ مدت ہے جس کے متعلق اللہ نے حکم دیا ہے کہ اس میں عورتوں کو طلاق دی جائے۔ بعد میں ابن عمرؓ نے اس بات کا بھی اضافہ کیا کہ جب تو اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دے تو وہ تجھ پر حرام ہے یہاں تک وہ دوسرے شوہر سے نکاح کرلے۔۔۔ نبی مکرمؐ کا فرمانا ہے کہ کاش تو عورت کو ایک یا دو طلاقیں دیتا۔ راویان: نافعؒ اور یونس بن جبیر۔ (دیکھیں حدیث ۴۹۰۴)۔

حدیث ۴۹۷۱اور ۴۹۷۲: (یہ طویل احادیث ہیں جس کا خلاصہ یہ ہے کہ):

- حضرت امّ حبیبہؓ کے والد کا انتقال حال میں ہوا۔ انھوں نے ایک خوشبو منگوائی جس کا رنگ زردی مائل تھا۔ انھوں نے اس کو پہلے وہاں موجود ایک لڑکی کو لگایا اور پھر اپنے گال پر بھی لگالیا۔ اور پھر فرمایا بخدا! مجھے کسی خوشبو کی ضرورت نہ تھی لیکن میں نے ایسا اس لیے کیا کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت پر یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے بجز اپنے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک منائے۔
- اسی طرح زینب بنت جحشؓ نے بھی فرمانِ نبویؐ پر عمل کرتے ہوئے اپنے بھائی کے انتقال کے تین روز بعد خوشبو منگوا کر استعمال کی۔

Siddiqui Publications

- حضرت امّ سلمہؓ روایت کرتی ہیں کہ حضورؐ کے پاس ایک عورت پہنچی اور کہا میری بیٹی کا شوہر مر گیا ہے۔ اس کی آنکھ میں تکلیف ہے کیا وہ سرمہ لگا سکتی ہے؟ آپؐ نے فرمایا نہیں وہ اپنے شوہر کے سوگ میں چار ماہ دس دن تک انتظار کرے۔
- جاہلیت کے زمانہ میں شوہر کے سوگ کے بہ طور "مینگنی" کی رسم ہوا کرتی تھی جس میں عورت خراب قسم کے گھر اور کپڑوں میں گذارتی۔ جب ایک سال گذرتا تو پھر وہ ایک چوپائے پر مینگنی پھینک کر عدت سے باہر آتی۔ راوی: زینب بنت امّ سلمہؓ۔

حدیث ۴۹۷۳ تا ۴۹۷۵: ہمیں منع کیا گیا ہے کہ تین دن سے زیادہ سوگ منائیں، بجز شوہر کے کہ اس پر چار ماہ دس دن تک سوگ منائیں۔ سوگ میں ہم لوگ نہ سرمہ لگاتے تھے، نہ خوشبو ملتے تھے اور نہ رنگا ہوا کپڑا پہنتے تھے۔ اور ہم عورتوں کو جنازے کے پیچھے چلنے سے بھی منع کیا جاتا تھا۔ راویان: امّ عطیہؓ اور محمد ابن سیرینؒ (امّ عطیہؓ سے)۔

حدیث ۴۹۷۶ اور ۴۹۷۷: اولاً آیت، وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا يَتَرَبَّصْنَ بِأَنفُسِهِنَّ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا، [یعنی اور تم میں سے جو فوت ہو جائیں اور (اپنی) بیویاں چھوڑ جائیں تو وہ اپنے آپ کو چار ماہ دس دن انتظار میں روکے رکھیں، (البقرۃ: ۲۳۴)] کی تفسیر میں عورت عدت کے یہ دن گذارا کرتی۔ مگر بعد میں آیت، وَالَّذِينَ يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجًا وَصِيَّةً لِّأَزْوَاجِهِم مَّتَاعًا إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ فَإِنْ خَرَجْنَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِي مَا فَعَلْنَ فِي أَنفُسِهِنَّ مِن مَّعْرُوفٍ، [یعنی اور تم میں سے جو فوت ہو جائیں اور (اپنی) بیویاں چھوڑ جائیں ان پر لازم ہے کہ (مرنے سے پہلے) اپنی بیویوں کے لیے انھیں ایک سال تک کا خرچہ دیں (اور) اپنے گھروں سے نہ نکالے جانے کی وصیت کر جائیں، اگر وہ عورتیں خود گھر سے نکل جائیں تو تم پر کوئی گناہ نہیں، اس کام میں کہ دستور کے موافق ان عورتوں نے اپنے لیے کیا، (البقرۃ: ۲۴۰)] نازل ہوئی۔ ابن عباسؓ کا کہنا ہے کہ اس آیت نے عدت کے دن گھر والوں کے پاس گذارنے کو منسوخ کر دیا ہے۔ عورت اگر چاہے تو وصیت کے تحت رہے یا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ کی بنا پر جہاں چاہے رہے۔

حضرت امّ حبیبہؓ کے والد کے انتقال کے بعد ان سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ کو فرماتے سنا ہے کہ کسی عورت پر یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے بجز اپنے شوہر کے کہ اس کا سوگ چار ماہ دس دن تک منائے۔ راوی: مجاہدؒ۔

حدیث۴۹۷۸: آنحضرتؐ نے کتے کی قیمت، کاہن کی اجرت اور زناکار عورت کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابو مسعودؓ۔ (دیکھیں حدیث ۲۰۹۷ اور حدیث ۲۱۳۹)۔

حدیث۴۹۷۹: نبی معظمؐ نے گودنے اور گدوانے والی، سود کھانے اور کھلانے والے اور مصوروں پر لعنت کی ہے۔ اور کتے کی قیمت اور زناکار عورت کی کمائی سے منع فرمایا ہے۔ راوی: والد جحیفہؓ۔

حدیث۴۹۸۰: آنحضورؐ نے لونڈیوں کی کمائی کھانے سے منع فرمایا ہے۔ راوی: ابوہریرہؓ۔

حدیث۴۹۸۱ اور ۴۹۸۲: (یہ دونوں احادیث لعان کرنے سے متعلق ہیں): یہ مکرر احادیث ہیں۔ دیکھیں حدیث ۴۴۰۶ تا ۴۴۰۹ حدیث ۴۹۰۵ اور حدیث ۴۹۴۸ تا ۴۹۵۲۔ راوی: ابن عمرؓ۔

Siddiqui Publications